مجھ کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پیش کردو تاکہ میں اس کے مطابق کہوں۔ (احمد بن حنبل)

اہل حق کی آواز ـــــ اقتدار کے ایوانوں میں

از مولانا محمد اویس صاحب ندوی نگرامی

دل بیٹھے جارہے ہیں۔ اہل دل سہمے جارہے ہیں۔ کہ آج مدینہ کے دارالامارۃ میں امام دارالہجرۃ حضرت مالک کو کوڑے لگائے جارہے ہیں ـــــ امام کا فتویٰ ہے کہ خلافت نفس ذکیہ کا حق ہے۔ منصور نے جبراً بیعت لی ہے۔ اور جبر کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر کسی سے جبراً طلاق دلائی جائے تو واقع نہ ہوگی[1]

منصور کے عمال چاہتے ہیں کہ امام طلاق جبری کے عدم اعتبار کا فتویٰ نہ دیں کہ مبادا لوگ بیعت جبری کا انکار نہ کر بیٹھیں۔ مگر یہ ممکن کیسے تھا امام کے نزدیک مسئلہ یوں ہی ثابت تھا وہ اس کے خلاف کیسے فتویٰ دیتے۔؟ حکم ہوا کہ ستر کوڑے لگائے جائیں ـــــ

اللہ اللہ کیسا عبرت خیز سماں ہے وہ مالک بن انس جو مدینہ کی گلیوں میں کبھی گھوڑے اور خچر پر اس لئے سوار نہیں ہوئے کہ جو سرزمین قدوم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مشرف ہوئی ہے اس کو میں جانور کے سموں سے کیسے روندوں۔؟ آج انہیں کے جسم نازک پر درّے پڑ رہے ہیں۔ تمام پیٹھ خون آلود ہوگئی ہے۔ اور دونوں ہاتھوں کے مونڈھے اتر گئے ہیں۔ حکم ہوا کہ اونٹ پر بٹھا کر ان کی تشہیر کرو۔ امام مالک کی مدینہ میں تشہیر ہو رہی تھی (یعنی مجرموں کی طرح باندھ کر ان کو مدینہ میں گھمایا جارہا تھا۔) اور ان کی زبان حقیقت ترجمان سے مسلسل یہ الفاظ ادا ہو رہے تھے:

من عرفنی فقد عرفنی ومن لایعرفنی فانا مالک بن انس اقول طلاق المکرہ لیس بشیٔ۔	جو مجھ کو جانتا ہے وہ جانتا ہے۔ جو نہیں جانتا ہے وہ جان لے کہ میں مالک بن انس ہوں فتویٰ دیتا ہوں کہ طلاق جبری کچھ نہیں ہے۔

بغداد کا ایوان خلافت درباریوں سے بھرا ہے۔ خلیفہ معتصم اپنے پورے شان وشکوہ کے ساتھ تخت خلافت پر جلوہ افروز ہے۔ امام اہل السنت والجماعۃ حضرت احمد بن حنبل پا بہ زنجیر کھڑے ہیں۔ بیڑیاں اتنی بوجھل ہیں کہ پیروں میں حرکت نہیں ہوسکتی ہے۔ خلیفہ اور معتزلی علماء امام سے خلق قرآن کی تائید چاہتے ہیں۔ لیکن امام بآواز بلند

[1] فقہ مالکیہ میں طلاق جبری درست نہیں ہے۔ حنفیہ کے یہاں طلاق مکرہ واقع ہو جائیگی۔ اس کے لئے حنفیہ کے پاس دلائل ہیں جن کے ذکر کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔

فرماتے ہیں :

اعطونی شیئاً من کتاب اللہ وسنۃ رسولہ حتیٰ اقول ۔	مجھ کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت میں سے کچھ دو تاکہ میں اسی کے مطابق کہوں ۔

امام سبّانی کی حق پرستی سے خلیفہ کا دل نرم ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ :

اے احمد میرے مسلک کی تائید کرو ، تمہیں اپنا مقرب خاص بناؤں گا پھر تم کو میرے اس قیمتی فرش پر چلنے کا فخر حاصل ہوگا۔

جواب میں پھر ارشاد ہوا :

"مجھ کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت میں سے کچھ دو تاکہ میں اسی کے مطابق کہوں"

حکم ہوا کہ احمد کے پیر میں بیڑیاں ڈال دی جائیں ، درّے لگانے والے بلائے گئے ۔ اور امام کے ہاتھ باندھ دئے گئے ، امام حجت کے لئے ایک بار زبان کھلتی ہے اور یوں گویا ہوتی ہے کہ :

" اے امیرالمومنین قیامت کے دن کو یاد کیجئے جب کہ آپ بھی منتقم حقیقی کے دربار میں کھڑے ہوں گے ۔ ٹھیک اسی طرح کہ اس وقت میں آپ کے سامنے ہوں ، پھر آپ میرے اس خون کا کیا جواب دیں گے ؟"

مخالفین نے دیکھا کہ معتصم ان الفاظ سے متاثر ہو رہا ہے۔ چیخ اٹھے کہ اے امیرالمومنین یہ شخص گمراہ ہے ۔ (نعوذ باللہ) اس کو ہرگز نہ چھوڑا جائے ۔ انجام کار کوڑے پڑنے شروع ہوگئے ۔ پہلا کوڑا پڑا تو امام نے فرمایا ۔بسم اللہ ۔ دوسرے پر فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔ تیسرے پر فرمایا القرآن کلام اللہ غیر مخلوق۔ (قرآن اللہ کا کلام ہے غیر مخلوق ہے) چوتھے پر ارشاد فرمایا قُل لَن یُّصِیبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا۔ (کہ کہہ دیجئے گا کہ ہم کو ہرگز نہ پہنچے گی کوئی چیز (تکلیف یا مصیبت) لیکن وہ جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے ۔)

شدت الم سے امام بیہوش ہوگئے ۔تھوڑی دیر کے لئے کوڑے روک دئے گئے ۔جب ہوش آیا تو خلیفہ نے پھر کہا کہ میری بات مان لیجئے ۔میں رہا کر دوں ۔ امام نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور پھر کوڑے پڑنا شروع ہوگئے ۔متعدد بار ایسا ہی ہوا۔ امام جب بیہوش ہو جاتے تو کوڑے روک دئے جاتے ،جب ہوش آتا تو خلیفہ پھر درخواست کرتا ۔مگر حق و استقامت کا یہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹلنے کا نام نہ لیتا۔ جب آخری بار ہوش آیا تو اپنے کو معتصم کی قید و بند سے آزاد پایا۔ گھر لائے گئے ۔ستو پیش کیا گیا مگر روزہ سے تھے اس لئے نوش نہیں فرمایا۔ ظہر کا وقت آگیا تو تکلیف کی شدت کے باوجود جماعت سے نماز ادا فرمائی ؛